میر کی غزل میں رباعی کا وزن

محمد اجمل سروش

ABSTRACT:
Meer taqi Meer is a renowned urdu poet Who is famous for his experimentation of poetic genres.His poetry is embellished with far fetched metaphors and beauty of musicality.This article will attempt to unveil Meer Taqi Meer's craftsmanship as an experimental poet.

فارسی شاعری میں حافظ شیرازی کو ''لسان الغیب'' اور''خدائے سخن''کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

''خدائے سخن'' کا استعمال میر تقی میر کی ذات کے حوالے سے اردو ادب میں بھی ملتاہے نیز مولوی عبدالحق نے میر تقی میرؔ کو سرتاج الشعرا'' بھی کہا ہے جو بجا طور پر اردو ادب کے کبارمتغز لین میں میر تقی میرؔ کا انفراد قائم کرتا ہے۔میر کی شخصیت اور ان کے کلام کا فکر و فن کے حوالے سے سیر حاصل جائزہ اردو شعر و ادب کے معتبر ناقدین و محققین لے چکے ہیں۔میر ؔکے ہاں زبان و بیان کی ندرت اور لب و لہجے کی سلاست نیز درد و غم کی پرُ کیفی اورعروضی حوالے سے چھوٹی بحروں کا استعمال، ہندی لحن و آہنگ سے ان کی وابستگی، جملہ عناصر سے کلام میرؔ کی متنوّع جہات روشن ہوتی ہیں۔ڈاکٹر آفتاب احمد کے بہ قول کہ

''کچھ میرؔ کی اپنی طبیعت کی نرمی اور گداز نے کچھ ان کی دکھ بھری زندگی کے تجربات نے ان کی شاعری کو وہ لب و لہجہ اور وہ اثر انگیزی عطا کر دی تھی جسے میرؔ کا انداز کہا گیا ہے ''(۱(

میر کے کلام کو اگر عروضی حوالے سے دیکھا جائے تو علم ہوتا ہے کہ وہ چھوٹی بحروں میں شعر کہنا پسند کرتے تھے ان کا زیادہ تر کلا م اوزانِ کوتاہ میں ہے۔ڈاکٹر اسلم ضیا لکھتے ہیں کہ

''چھوٹی بحر کو میر نے جس کثرت سے استعمال کیا ہے سوائے دردؔ کے اردو کے کسی شاعر نے نہیں کیا۔اس وجہ سے سکسینہ نے بھی انھیں چھوٹی بحروں کا بادشاہ کہا ہے۔چھوٹی بحر اختصار کا تقاضا کرتی ہے''(۲(

میرؔ کی ان غزلیات کا تجزیہ بیان کیا جاتا ہے جو عربی و عجمی اوزان و بحور میں کہی گئی ہیں اور اس حوالے سے میرؔکے عروضی تجربات بیان کیے جاتے ہیں۔

میرؔ کے کلام میں ''بحرِ خفیف مسدس مخبون محذوف (فاعلاتن مفاعلن فعلن)بہ کثرت ملتی ہے۔''

اس حوالے سے ان کے حسب ذیل اشعار ملاحظہ ہوں۔

بحرِ خفیف مسدس مخبون محذوف/مقصور

فاعلاتن مفاعلن فعلن/فعلان

داغ آنکھوں سے کھل رہے ہیں سب
ہاتھ دستہ ہوا ہے نرگس کا(۳(

شکوۂ آبلہ ابھی سے میرؔ
ہے پیارے ہنوز دلّی دور(۴(
شعر دیواں کے میرے کر کر یاد
مجنوں کہنے لگا ہے ہاں استاد(۵(
علاوہ ازیں بحر سریع کے حسبِ ذیل نادرالوقوع مزاحف وزن میں میرؔ کے اشعار ملاحظہ فرمائیں :
بحرسریع مسدس مطوی مکسوف
مفتعلن مفتعلن فاعلن
چوری میں دل کی وہ ہنر کر گیا
دیکھتے ہی آنکھوں میں گھر کر گیا(۶(
یار عجب طرح نگہ کر گیا
دیکھنا وہ دل میں جگہ کر گیا(۷(
میرؔ کو فن ِ عروض پر کس درجہ مہارت حاصل تھی میرؔ کی یہاں ایک غزل پیش کی جاتی ہے جو میرؔ کے ہاں عروضی تجربات کا آئینہ خانہ ہے۔غزل ملاحظہ فرمائیں:
جب شرم جبینِ یار سے پانی ہے
ہر چند کہ گل شگفتہ پیشانی ہے
سمجھے نہ کہ بازیچۂ اطفال ہوئے
لڑکوں سے ملاقات ہی نادانی ہے
جوں آئنہ سامنے کھڑا ہوں یعنی
خوبی سے ترے چہرے کی حیرانی ہے
خط لکھتے جو خوں فشاں تھے ہم ان نے کہا
کاغذ جو لکھے ہے اب سو افشانی ہے
دوزخ میں ہوں جلتی جو رہے ہے چھاتی
دل سوختگی عذاب روحانی ہے
منّت کی بہت تو ان نے دو حرف کہے
سو برسوں میں اک بات مری مانی ہے
کل سیل سا جوشاں جو اِدھر آیا میرؔ
سب بولے کہ یہ فقیرِ سیلانی ہے(۸(
میرؔ کی مذکورہ بالا غزل کے کُل سات اشعار ہیں یہ تمام اشعار اوزانِ رباعی میں کہے گئے ہیں اور دائرۂ اخرب سے تعلق رکھتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ تمام غزل اوزانِ رباعی کے کسی ایک وزن میں نہیں کہی گئی بل کہ دائرۂ اخرب کے مختلف اوزان میں مصاریع کہے گئے ہیں۔جس طرح رباعی کے چاروں مصرعوں میں رباعی گو شعرا دائرۂ اخرب و اخرم کے مختلف اوزان کے استعمال

سے آہنگ و رباعی کو نضارت بخشتے ہیں اسی طرح میرؔ نے غزل میں دائرۂ اخرب کے مختلف اوزان کا استعمال کر کے حسن پیدا کیا ہے اور غزل و رباعی کے لحن و آہنگ کو یکجا کر کے جدّت طرازی کا ثبوت دیا ہے۔غزل میں جو اوزانِ رباعی استعمال ہوئے ہیں ان کی تفصیل و تخریج حسبِ ذیل ہے۔

شعر نمبر ۱:

جب شرم جبینِ یار سے پانی ہے
ہر چند کہ گُل شگفتہ پیشانی ہے

بحر

ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر

وزن

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

شعر نمبر ۲:

سمجھے نہ کہ بازیچۂ اطفال ہوئے
لڑکوں سے ملاقات ہی نادانی ہے

بحر(مصرعِ اولیٰ(

ہزج مثمن اخرب مکفوف مجبوب

وزن (مصرعِ اولیٰ(

مفعول مفاعیل مفاعیل فَعَل

بحر (مصرعِ ثانی(

ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر

وزن (مصرعِ ثانی(

مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

شعر نمبر ۳:

جوں آئنہ سامنے کھڑا ہوں یعنی
خوبی سے ترے چہرے کی حیرانی ہے

بحر(مصرعِ اولیٰ(

ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر

وزن (مصرعِ اولیٰ(

مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

بحر (مصرعِ ثانی(

ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر

وزن (مصرعِ ثانی(

مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

شعر نمبر ۴:
خط لکھتے جو خوں فشاں تھے ہم ان نے کہا
کاغذ جو لکھے ہے اب سو افشانی ہے
بحر(مصرعِ اولیٰ(
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
وزن (مصرعِ اولیٰ(
مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
بحر(مصرعِ ثانی(
ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
وزن(مصرعِ ثانی(
مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
شعر نمبر ۵:
دوزخ میں ہوں جلتی جو رہے ہے چھاتی
دل سوختگی عذاب روحانی ہے
بحر (مصرعِ اولیٰ(
ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
وزن(مصرعِ اولیٰ(
مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
بحر (مصرعِ ثانی(
ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
وزن (مصرعِ ثانی(
مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
شعر نمبر ۶:
منّت کی بہت تو ان نے دو حرف کہے
سو برسوں میں اک بات مری مانی ہے
بحر (مصرعِ اولیٰ(
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف مجبوب
وزن(مصرعِ اولیٰ(
مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل
بحر (مصرعِ ثانی(
ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر
وزن (مصرعِ ثانی(

مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
شعر نمبر ۷:
کل سیل سا جوشاں جو اِدھر آیا میرؔ
سب بولے کہ یہ فقیر سیلانی ہے
بحر (مصرعِ اولیٰ(
ہزج مثمن اخرب مکفوف ازل
وزن(مصرعِ اولیٰ(
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
بحر (مصرعِ ثانی(
ہزج مثمن اخرب مقبوض ابتر
وزن(مصرعِ ثانی(
مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

اوزانِ رباعی کی تخریج بحر ہزج مثمن سالم کے زحاف سے ہوئی ہے اور اوزانِ رباعی کی کُل تعداد چوبیس(۲۴) ہے۔ لہٰذا چوبیس اوزان کو دو دائروں ''دائرۂ اخرب'' جو''مفعول''سے شروع ہوتا ہے اور ''دائرۂ اخرم'' جو ''مفعولن'' سے شروع ہوتا ہے میں تقسیم کیا گیا ہے اس طرح بارہ(۱۲) اوزان جو'' مفعول '' سے شروع ہوتے ہیں انھیں دائرۂ اخرب میں رکھا گیا اور وہ بارہ (۱۲) اوزان جو ''مفعولن '' سے شروع ہوتے ہیں انھیں دائرۂ اخرم میں رکھا گیا ہے۔ میرؔ کی محولہ بالا غزل میں دائرۂ اخرب کے پانچ (۵) اوزان استعمال ہوئے ہیں:

۱ (مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۲(مفعول مفاعیل مفاعیل فَعَل
۳(مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۴(مفعول مفاعلن مفاعیل فَعَل
۵(مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

دائرۂ اخرب کے مذکورہ بالا پانچ(۵) اوزان میں غزل کے سات(۷) اشعار کہے گئے ہیں جن کی مکمل تشریح و تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔میرؔ نے رباعی کے اوزان میں غزل کہہ کر جہاں اپنے عروضی ہونے کا ثبوت دیاہے وہیں صنفِ غزل اور صنفِ رباعی کو ہم آہنگ کر کے طرحِ نو بھی ڈالی ہے۔

حوالہ جات:

)۱(آفتاب احمد، ڈاکٹر، میرؔ، غالبؔ اور اقبالؔ، اسلام آباد:دوست پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء، ص۶۲
)۲(محمد اسلم ضیا، ڈاکٹر، علم عروض اور اردو شاعری، اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء، ص۲۲۴
)۳(میر تقی میر، کلیات میر، لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء، ص۶

)۴(	ايضاً، ص۷۱
)۵(	ايضاً، ص۴۷۰
)۶(	ايضاً، ص۴۱
)۷(	ايضاً، ص۵۴
)۸(	ايضاً، ص۴۴۱
/....../